اَلقَوْلُ المُعَوَّلُ فِیْ شَرْحِ المُطَوَّل

اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ المُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُطوَّل کا خُطبہ

"تسمیہ،تحمیدودرودشریف"

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ ازشہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن یعنی کنزالایمان:
اللّٰہ کے نام سے شروع جونہایت مہربان رحم والا

اَلحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَلهَمَنَا حَقَائِقَ المَعَانِیْ وَدَقَائِقَ البَیَانِ،وَخَصَّصَنَا بِبَدَائِعِ الاَیَادِیْ وَرَوَائِعِ الاَحْسَانِ۔

ترجمہ:تمام تعریفیں اس اللّٰہ(عزوجل) کے لیے جس نے ہمیں معانی کی حقیقتوںاوربیان کی باریکیوں سے آشناکیا،اورہمیں عجیب وغریب نعمتوںاوراحسانات کے ساتھ خاص کیا۔

مشکل الفاظ کے معانی اورتوضیحات:

اَلْهَمَ:لغوی معنیٰ مطلقاًبتانااوراصطلاحی معنیٰ اللّٰہ تعالیٰ کابندے کے دل میں کوئی بات القاء کرنابہرحال یہاںپرلغوی معنیٰ"مطلقاًبتانا"مرادہے۔حقائق:حقیقت کی جمع ہے اورحقیقت ثابت شدہ امرکوکہتے ہیںاورحقیقت کی نسبت جب علم کی طرف ہوتواس سے مراداس علم کا مسئلہ ہوتاہے۔المعانی:معنیٰ کی جمع ہے اورالمعانی سے علمُ المعانی کی طرف اشارہ ہے جوکہ مقصودِکتاب ہے اوراسے ہی براعتِ استہلال کہتے ہیں۔دقائق: دقیقۃ کی جمع ہے،اورمعنیٰ باریک۔البیان:ظاہرہونااوراس سے علمُ البیان کی طرف اشارہ ہے۔بدائع:بدیعۃ کی جمع ہے اورمعنٰی ہے عجیب وغریب ، اوراس سے اشارہ علمُ البدیع کی طرف

ہے۔الایادی:یَدٌکی جمع ہے اورہاتھ چونکہ ہاتھ نعمت کاسبب ہے اس لیے یہاں مجازی طورپراس سے نعمت مرادہے۔روائع: رائعۃکی جمع ہے اورمعنیٰ ہے بھانے والا،خوش آنے والا،عجیب وغریب۔

اَتقَنَ بِحِکْمَتِہِ نِظَامَ العَالَمِ عَلٰی وَفْقِ مَااقْتَضَتْہُ الحَالُ،وَاَوْرَدَبِرَاْفَتِہِ فِرَقَ الْاَنَامِ فِیْ طُرُقِ الْاِنْعَامِ وَالْاِفْضَالِ۔

ترجمہ:اپنی حکمت کے ساتھ عالَم کے نِظام کو مقتضائے حال کے مطابق مضبوط کیا،اوراپنی رحمت سے مخلوق کے گروہوں کونعمت اورفضل کرنے کے رستونمیں داخل کیا۔

مشکل الفاظ کے معانی اورتوضیحات:

اَتقَنَ:مضبوط کرنا(باب افعال)۔نِظام:موتی پرونے کاآلہ اورمرادوہ چیزجس سے عالَم کے امورکاانتظام کی جائے۔وَفْق:مطابِق۔الحال: معنیٰ توواضح ہے لیکن یہ علمُ المعانی کی ایک اصطلاح بھی ہے۔اَوْرَدَ:داخل کرنا۔رَاْفَۃ:رحمت۔فِرَق:فِرْقَۃ کی جمع اورمعنیٰ گروہ۔اَنَام:اسمِ جمع ہے اُناس کے معنیٰ میں یعنی لوگوں کاگروہ۔طُرُق:طریق کی جمع اورمعنیٰ راستہ ہے۔اِنعَام:نعمت کرنا۔اِفْضَال:فضل کرنا

وَالصَّلٰوۃُعَلٰی نَبِیِّہِ مُحَمَّدٍخَیْرِمَنْ نَبَعَ مِنْ ضِئْضِیئِ الکَرَمِ وَالسَّمَاحَۃِ،وَاَشْرَفِ مَنْ نَبَغَ مِنْ دَوْحَۃِاللَّسَنِ وَالْفَصَاحَۃِ۔

ترجمہ:اوردرودنازل ہوں کرم اورجودکی اصل سے نکلنے والونمیںنسب سے بہتراورفصاحت وبلاغت کے بڑے درخت سے ظاہرہونے والونمیںنسب سے زیادہ شرف والے، اللّٰہ کے نبی محمد پر۔

اَلصَّلٰوۃ:بابِ تفعیل کامصدرہے ،معنیٰ درودبھیجناہے جبکہ

تصلیۃ مصدرکااستعمال اکثرآگ میں جلانے کے معنی میں مستعمل ہے۔تَبَعَ: نکلنا،نُبوع (ف)مصدر سے۔ضِیئْضِیئٌ: اصل۔کَرَم: دوسرے کے لیے خیرکوترجیح دینا۔سَماحۃ:جُود۔نَبَغَ: ظاہرہونا،نبوغ(ف)مصدر سے۔دَوْحَۃٌ:بڑادرخت۔لَسَنٌ:فصاحت۔

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِینَ بِھِمْ تَلَألَأَ غُرَّۃُ الْحَقِّ وَاَشْرَقَ وَجْہُ الدِّیْنِ،وَاضْمَحَلَّ دُجَی الْبَاطِلِ وَلَمَعَ نُوْرُالْیَقِیْنِ۔وَبَعْدُ

ترجمہ:اور(درودنازل ہو)آپ کی آل اورآپ کے ان صحابہ پرجن کے ذریعے حق کی پیشانی کی سفیدی چمکی اوردین کا طریقہ روشن ہوااورباطل کی تاریکیانچھٹ گئیں اوریقین کانورچمک اٹھااورحمدوصلاۃ کے بعد

مشکل الفاظ کے معانی اورتوضیحات:

تَلَألَأَ:چمکنااز باب تفعلل۔غُرَّۃ:(پیشانی کی)سفیدی۔اَشْرَقَ:روشن ہونا۔اِضْمَحَلَّ:زائل ہوجانا،چھٹ جانا۔دُجٰی:دُجْیَۃ کی جمع تاریکیاں۔لَمَعَ:چمکنا(ف)

عُلوم کی اہمّیت کابیان

فَاِنَّ اَحَقَّ الْفَضَائِلِ بِالتَّقْدِیْمِ وَاَسْبَقَھَافِی اسْتِیْجَابِ التَّعْظِیْمِ ھُوَالتَّحَلِّیْ بِحَقَائِقِ الْعُلُوْمِ وَالْمَعَارِفِ وَالتَّصَدِّیْ لِلْاِحَاطَۃِ بِمَافِی الصِّنَاعَاتِ مِنَ النُّکَتِ وَاللَّطَائِفِ۔

ترجمہ:فضائل میں سے مقدّم کیے جانے کی سب سے زیادہ حق داراورتعظیم کامستحق ہونے میں سب سے سبقت لے جانے والی چیز،علوم ومعارف کے حقائق کے ساتھ مزین ہونااوراورصنعتونمیں جونکتے اورلطیف باتیں ہیں، ان کے درپے ہوناہے۔

مشکل الفاظ کے معانی اورتوضیحات:

اَحَقُّ:(کسی کی نسبت)زیادہ حق دار،اسم تفضیل۔الفضائل:فضیلۃ کی جمع ہے اورفضیلت اُس

خوبی کے کہتے ہیں کہ جس کا اثرصاحبِ فضیلت کی ذات تک محدودہو۔اَسْبَقُ:(کسی کی نسبت)زیادہ سبقت لے جانے والا،اسم تفضیل۔تَقْدِیْم:مقدّم کرنا۔اِسْتِیْجَاب: مُستَحِقّ ہونا۔المَعارف:مَعْرِفَۃ کی جمع ہے۔اَلتَّصَدِّی:درپے ہونا۔اِحَاطَۃ:گھیرنا۔صِنَاعَات:صِنَاعَۃ کی جمع ہے اورصناعۃ عرف میںایسے علم کوکہتے ہیں جس کا تعلُق کیفیّتِ عمل کے ساتھ ہو۔نُکتٌ: نُکتَۃکی جمع ہے اورنکتۃ اس باریک بات کوکہتے ہیں جوکافی کاوش کے بعداستخراج کی جائے۔لَطَائِف:لطِیفۃکی جمع ہے اوراس کامعنٰی بھی نکتہ والاہی ہے۔

علمِ بیان کی اہمّیت کابیان

لَاسِیَّمَاعِلمِ البَیَانِ المُطّلِعِ عَلٰی نُکتِ نَظْمِ القُرْآنِ۔فَاِنَّہٗ کشّافٌ عَنْ حَقَائِقِ التَّنْزِیْلِ رَائِقٌ۔مِفْتَاحٌ لِدَقَائِقِ التَّاوِیْلِ فَائِقٌ۔

ترجمہ:بالخصوص نظمِ قرآنی کے نکتوںپرمُطّلِع کرنے والاعلمِ بَیان کیونکہ وہ قرآن کے حقائق سے بھانے والانقاب کشاہے۔تاویل کی باریکیوںکے لیے اعلیٰ درجے کی چابی ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی اورتوضیحات:

لَاسِیَّمَا:بالخصوص،اصل میں لَانافیہ کے بعدسِیٌّ بمعنی مثل ہے اورمازائدہ بھی ہوسکتاہے موصولہ بھی اورموصوفہ بھی(شرح تھذیب)۔المُطّلِع:مُطّلِع کرنے والا،ازباب افعال جبکہ بابِ افتعال سے اس کامعنیٰ ہے،مطّلع ہونے والا۔نُکت:نکتہ کی جمع ہے۔نظم:موتیوں کولڑی میںپرونا،اسی پیارے معنیٰ کی وجہ سے لفظِ قرآن کی جگہ نظمِ قرآن کواختیارکیاجاتاہے جبکہ لفظ کالغوی معنیٰ پھینکناہے۔کشّاف:کھول کھول کے بیان کرنے والا۔التنزیل:قرآن پاک کاایک نام۔رائق:بھانے والا،بھلالگنے والا۔التاویل:احتمالی کلام کوکسی ایک احتمال کی طرف

پھیرنا۔فائق:اعلیٰ۔

تِبْيَانٌ لِدَلَائِلِ الْإِعْجَازِ وَأَسْرَارِ الْبَلَاغَةِ، إِيْضَاحٌ لِمَعَالِمِ الْإِيْجَازِ وَآثَارِ الْفَصَاحَةِ۔ تَلْخِيْصٌ لِغَوَامِضِ مُشْكِلِ كِتَابِ اللّٰہِ وَمُعْضِلِہِ، تَقْرِيْبٌ لِلْغَوْصِ عَلٰى فَرَائِدِ مُجْمَلِہِ وَمُفَصَّلِہِ۔

ترجمہ:اعجازکے دلائل اوربلاغت کے اسرارکوبالدلیل بیان کرنے والا،اختصارکی علامتوناورفصاحت کے نشانات کوواضح کرنے والا۔کتاب اللہ کے پوشیدہ ،مشکل اورپیچیدہ مقامات کوبیان کرنے والا،کتاب اللہ کے اجمالی اورتفصیلی یکتاموتیونپرغوطہ زنی کے قریب کرنے والا۔

قَوَاعِدُہُ كَافِيَةٌ فِيْ ضَوْءِ الْمِصْبَاحِ إِلٰى أَنْوَارِ التَّأْوِيْلِ، مَوَارِدُہُ شَافِيَةٌ عَنِ الْتِهَابِ الْأَكْبَادِ إِلٰى أَسْرَارِ التَّنْزِيْلِ، بِہٖ ظَهَرَ لُبَابُ آثَارِ تَرَاكِيْبِہٖ وَضَفَا، وَمِنْہُ عَذُبَ عُبَابُ بِحَارِ أَسَالِيْبِہٖ وَصَفَا

شِعْرٌ لَا يُدْرِكُ الْوَاصِفُ الْمُطْرِيْ خَصَائِصَہُ، وَإِنْ يَكُ سَابِقًا فِيْ كُلِّ مَا وَصَفَا

ترجمہ:اِس(عِلمِ بیان)کے قواعدچراغ(عقل)کی روشنی مینتاویل کے انوارتک کفایت کرنے والے ہیں،اس کے مسائل قرآن پاک کے اسرارتک جگرکی جلَن سے شِفادینے والے ہیں،اِسی سے کتاب اللہ کی ترکیبونکے آثارکاخُلاصہ ظاہراورکامل ہوااوراِسی سے کتاب اللہ کے اسالیب کے سمندرونکے سیلاب کاچڑھاؤمیٹھااورصاف شفاف ہوا۔

شعر:اوصاف بیان کرنے مینمبالغہ بیان کرنے والابھی اس (علم بیان)کے

خصائص کونہینپاسکتااگرچہ وہ ہر وصف بیان کرنے مینسبقت لے جانے والاہو۔

ثُمَّ إِنَّہُ قَدْ وَقَعَ فِيْ أَيْدِيْ جَمَاعَةٍ هُمْ أُسَرَاءُ التَّقْلِيْدِ، فَطَفِقُوْا يَتَعَاطَوْنَہُ مِنْ غَيْرِ تَوْثِيْقٍ وَتَسْوِيْدٍ، يَحُوْمُوْنَ فِيْ تَحْرِيْرِ مَقَاصِدِہٖ حَوْلَ الْقِيْلِ وَالْقَالِ، وَيَقْتَصِرُوْنَ مِنْ

تقرِیْرلطائِفِہٖ عَلٰی ذِکرِالمَقامِ وَالحَالِ،لَایَخرُجُ عَنْ رِبْقَۃِالتَّقلِیْدِاَعنَاقھُمْ حَتّٰی تسرَحَ فِیْ رِیَاضِ التَّحْقِیْقِ اَحْدَاقھُم، وَلَایَرتَفِعُ غِشَاوَۃُالتَّعَصُّبِ عَنْ بَصَائِرِھِمْ حَتّٰی یَنْطَبِعَ دَقَائِقُ التَّعَقلِ فِیْ ضَمَائِرِھِمْ،کَلَّ بِضَاعَتِھِمُ اللّجَاجُ وَالعِنَادُ،وَجُلُّ صِنَاعَتِھِمُ الْاِنحِرَافُ عَنْ مَنْھَجِ الرَّشَادِ،فَھَیْھَاتَ التَّنَبُّہُ لِلرَّمْزَۃِالدَّقِیْقَۃِالشَّانِ وَالتَّفَطُّنُ لِلّمْحَۃِالخَفِیَّۃِالمَکانِ۔

ترجمہ:پھریہ کہ عِلمِ بَیان اُس جماعت کے ہاتھونمیںواقع ہواجوتقلیدکے قیدی تھے(لکیرکے فقیرتھے)توانھوںنے عِلمِ بیان کوبغیرپختہ اورسیدھاکیے آپس میں لینادیناشروع کردیااِس کے مقاصدتحریرکرنے مینقیل وقال(اعتراض وجواب)کے گردچکرلگاتے ہوئے اوراِس کے لطائف کی تقریرسے مقام اورحال کے ذکرپراکتفاء کرتے ہوئے،اُن کی گردنیں تقلیدکی رسی سے نہ نکل سکینکہ تحقیق کے باغات میںاُن کی پُتلیاںچرتیںاورتعصُّب کاپردہ اُن کی بصیرتوں سے نہ اُترسکاکہ سمجھ کی باریکیاں اُن کے دِلوں میںنقش ہوتیں،اُن کی ساری پونجی سخت جھگڑااوردشمنی ہے اوران کی بڑی کاریگری ہدایت کے واضح راستے سے مُڑناہے،توپیچیدہ امرکے اشارے کوسمجھنابہت دورکی بات ہے اورپوشیدہ جگہ والے لطیف نکتے کوسمجھنا (بھی)بہت دورکی بات ہے۔

وَاِنِّیْ بَعْدَمَاقَضَیْتُ مِنْ بَعْضِ الفُنُوْنِ وَطَرِیْ وَاَجَلْتُ فِیْ مُستَوْدَعَاتِ اَسْرَارِہٖ قِدَاحَ نَظَرِیْ بَعَثَنِیْ صِدْقُ الھِمَّۃِفِیْ الْاِرْتِقَاءِ اِلٰی مَدَارِجِ الکَمَالِ،وَفَرْطُ الشَّغَفِ بِاَخْذِالعِلمِ مِنْ اَفْوَاہِ الرِّجَالِ عَلٰی التَّرَحُّلِ اِلٰی جُرْجَانِیَّۃِخُوَارِزْمَ مَحَطِّ رِحَالِ الْاَفَاضِلِ وَمُخَیَّمِ اَرْبَابِ الفَضَائِلِ صَرَفَ اللّٰہُ عَنْھَابَوَائِقَ الزَّمَانِ وَحَرَسَھَاعَنْ طَوَارِقِ الحِدْثَانِ

ترجمہ:اورمیںنے کچھ فنون سے اپنی حاجت پوری کرلی

(یعنی معتدبہ حصہ حاصل کرلیا) اوران میں ودیعت شدہ اسرارمیں اپنی نظرکے چھوٹے چھوٹے تیرونکوگھمالیاتواس کے بعدمجھے سچی ہمت نے کمال کے درجات تک چڑھنے پر اُبھارااورافواہِ رجال سے علم لینے کے انتہائی شغف نے اصحابِ فضائل کی اقامت گاہوں اورافضلیت والوں کے کجاوں کی منزل ،خوَارزم کے جرجانیہ کی طرف سفرکرنے پر ابھارا،اللّٰہ تعالیٰ اس سے زمانے کی مصیبتیںپھیردے اوراسے رات میںآنے والے حادثونسے محفوظ فرمائے۔

علم بیان کے متعلق تحقیقی مطالعہ اوراس کے ماہرین کی طرف رجوع

فَشَمَّرْتُ عَنْ سَاقِ الجِدِّاِلٰی اقْتِنَاءِ ذَخَائِرِالعُلُوْمِ وَالمَعَارِفِ وَاقْتِنَاذِالاَنَاسِیْ مِنْ عُیُوْنِ اللَّطَائِفِ،وَصَرَفْتُ شَطْرًامِنَ الزَّمَانِ اِلَی الفَحْصِ عَنْ دَقَائِقِ عِلْمِ البَیَانِ اُرَاجِعُ الشُّیُوْخَ الَّذِیْنَ حَازُوْاقَصَبَ السَّبَقِ فِیْ مِضْمَارِہٖ وَاُبَاحِثُ الحُذَّاقَ الَّذِیْنَ غَاصُوْاعَلٰی غُرَرِ الفَرَائِدِفِیْ بِحَارِہٖ

ترجمہ:پس میںنے عُلوم ومعارف کے ذخائرکے اکتساب اورلطائف کی آنکھوں سے پتلیاںلینے کے لیئے کوشش کی پنڈلی سے کپڑااٹھایااورعلم بیان کی باریکیونکی جستجوکے لیئے زمانے کاایک حصّہ صرف کرڈالا،ان اساتذہ سے رجوع کرتے ہوئے جنہونسبقت کے تیرونکو اکٹھاکیااوراُن ماہرین سے بحث ومباحثہ کرتے ہوئے جنہوںنے اِس علم کے سمندرونمیں یکتاروشن موتیونپرغوطہ زنی کی۔

شرح تلخیص المفتاح کی تالیف کی طرف اقدام اورشرح کے لیے اس کتاب کومنتخب کرنے کی وجوہات

وَکَثِیْرًامَّایُخَالِجُ قَلْبِیْ اَنْ اَشْرَحَ کِتَابَ تَلْخِیْصِ المِفْتَاحِ المَنْسُوْبَ اِلَی الاِمَامِ العَلَّامَۃِ عُمْدَۃِ الاِسْلَامِ قُدْوَۃِ الاَنَامِ اَفْضَلِ المُتَاَخِّرِیْنَ المُتَبَحِّرِیْنَ جَلَالِ المِلَّۃِ وَالدِّیْنِ مُحَمَّدِبْنِ

عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَزْوِيْنِيِّ الْخَطِيْبِ بِجَامِعِ دِمَشْقَ اَفَاضَ اللّٰہُ
عَلَيْهِ شَآبِيْبَ الْغُفْرَانِ وَاَسْكَنَہُ فَرَادِيْسَ الْجِنَانِ اِذْقَدْوَجَدْتُہُ
مُخْتَصَرًاجَامِعًالِغُرَرِاُصُوْلِ هٰذَاالْفَنِّ وَقَوَاعِدِهٖ حَاوِيًالِنُكَتِ
مَسَائِلِہٖ وَعَوَائِدِهٖ مُحْتَوِيًاعَلٰى حَقَائِقَ هِيَ لُبَابُ اٰرَاءِ
الْمُتَقَدِّمِيْنَ مُنْطَوِيًاعَلٰى دَقَائِقَ هِيَ نَتَائِجُ اَفْكَارِالْمُتَاَخِّرِيْنَ
مَائِلًاعَنْ غَايَۃِالْاِطْنَابِ وَنِهَايَۃِ الْاِيْجَازِلَائِحًاعَلَيْهِ مَخَائِلُ
السِّحْرِوَدَلَائِلُ الْاِعْجَازِ
شِعْرٌفَفِيْ كُلِّ لَفْظٍ مِّنْہُ رَوْضٌ مِنَ الْمُنٰى
وَفِيْ كُلِّ سَطْرٍمِنْہُ عِقْدٌمِنَ الدُّرَرِ
ترجمہ:بہت دفعہ یہ بات میرے دل مینکھٹکتی رہی کہ
میناُس کتاب تلخیص المفتاح کی شرح کرونجس کی
نسبت ہے اِمام ،علاّمہ، اسلام مینمُعتَمَدعلیہ، مخلوق کے
پیشوا،علم مینسمندر،متآخرین مینسے افضل، جلال الملّۃ
والدّین محمدبن عبدالرّحمٰن قَزْوِینی،جامع دمشق کے
خطیب کی طرف۔اللّٰہ تعالیٰ اُن پربخشش کی بارشیں
برسائے اورانہینجنّت الفردوس مینسکونت عطافرمائے۔
(شرح لکھنے کے لیے میننے تلخیص المفتاح کاانتخاب کیا)
اس لیے کہ میننے اسے پایامختصر،اس فن(علمِ بیان)کے
روشن اصول وقواعدکاجامع،اس کے مسائل ومنافع کے
نِکات کاجامع،اُن حقائق پرمشتمل جومتقدّمین کی آراء
کاخُلاصہ ہیناورایسی باریکیوں پرمشتمل جومتاَخّرین
کی فکروں کے نتائج ہیں،انتہائی تطویل بامقصداورنہایت
اختصارسے جُدا،جس پرجادوکی علامات اوراعجازکے
دلائل ظاہر۔
شِعْرتواُس کے ہرلفظ مینآرزوؤنکااک باغ ہے اوراس کی
ہرسطر مینموتیونکاہارہے۔

شرح کی تحریر مینآنے والی رُکاوٹیں
وَكَانَ يَعُوْقُنِيْ عَنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ فِيْ زَمَانٍ اَرٰى الْعِلْمَ قَدْعُطِّلَتْ
مَشَاهِدُهٗ وَمَعَاهِدُهٗ وَسُدَّتْ مَصَادِرُهٗ وَمَوَارِدُهٗ وَخَلَتْ دِيَارُهٗ

وَمَرَاسِمُہٗ وَعَفَتْ اَطْلَالُہٗ وَمَعَالِمُہٗ حَتّٰی اَشْفَتْ شُمُوْسُ الفَضْلِ عَلَی الْاُفُوْلِ وَاسْتَوْطَنَ الْاَفَاضِلُ زَوَایَا الخُمُوْلِ یَتَلَھَّفُوْنَ مِنَ انْدِرَاسِ اَطْلَالِ العُلُوْمِ وَالفَضَائِلِ وَیَتَاَسَّفُوْنَ مِنَ انْعِکَاسِ اَحْوَالِ الْاَذْکِیَاءِ وَالْاَفَاضِلِ وَھٰکَذَا یَذْھَبُ الزَّمَانُ عَلَی العَبَرِ وَیَفْنِیْ العِلمُ فِیْہِ وَیَدْرُسُ الْاَثَرُ

ترجمہ: اوراس (شرح کرنے) سے مجھے یہ بات روکتی رہی کہ میناُس زمانے مینہونکہ دیکھ رہاہونکہ اس علم کے جاننے پہچاننے کے لیے حاضرہونے کی جگہیں اورمقامات خالی ہوگئے ہیں (طلبہ،اساتذہ اورمدارس نہ رہے) اوراس (علم بیان) مینرجوع کرنے کی جگہیں اورگھاٹیاں بندہوگئیں (سیکھنے سکھانے والے نہ رہے) اوراس کے دیاراورآثار گزرچکے اوراس کے ٹیلے اورنشانات مٹ چکے یہاں تک کہ فضل کے آفتاب (علمائ) ڈوبنے کے قریب ہوگئے اورافضلیت والوننے گم نامی کے کونونکواپناوطن بنالیاعلوم وفضائل کے ٹیلوں کے مٹنے پرحسرت کرتے ہوئے اورذہین اورافضل لوگوں کے احوال بدلنے سے افسوس کرتے ہوئے اورایسے ہی زمانہ آنسوؤنپرجاتارہااورعلم (بیان) اُس (زمانہ) مینفناہوتارہااورنشان تک مٹتارہا۔

اُن اموروکابیان جنہوں نے ان رکاوٹونکے باوجودشرحِ تلخیص کی تالیف پرابھارا

لٰکِنِّیْ لَمَّا رَاَیْتُ تَوَفُّرَ رَغَبَاتِ الْمُحَصِّلِیْنَ عَلٰی تَعَلُّمِ ھٰذَا الکِتَابِ وَتَحْصِیْلِہٖ وَامْتِدَادَ اَعْنَاقِھِمْ نَحْوَ الِاحَاطَۃِ بِجُمَلِہٖ وَتَفَاصِیْلِہٖ وَاَکْثَرَھُمْ قَدْ حُرِمُوْا تَوْفِیْقَ الِاھْتِدَاءِ اِلٰی مَافِیْہِ مِنْ مَطْوِیَّاتِ الرُّمُوْزِ وَالْاَسْرَارِ اِذْ لَمْ یَقَعْ لَہٗ شَرْحٌ یَکْشِفُ عَنْ وُجُوْہِ خَرَائِدِہٖ الْاَسْتَارَ تَرٰی بَعْضَ مُتَعَاطِیْہِ قَدِ اکْتَفَوْا بِمَا فَھِمُوْہُ مِنْ ظَاھِرِ المَقَالِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمْ اِطِّلَاعٌ عَلٰی حَقِیْقَۃِ الحَالِ وَبَعْضَھُمْ قَدْ تَصَدَّوْا لِسُلُوْکِ طَرَائِقِہٖ مِنْ غَیْرِ دَلِیْلٍ فَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ

ترجمہ: لیکن جب میننے (بقیّہ علوم) حاصل کرنے والونکی

اس کتاب کے سیکھنے اورحاصل کرنے پر رغبتونکی زیادتی اوراس کے مجمل اورمفصّل (مسائل) کے احاطہ کی طرف ان کی گردنوں کی درازی دیکھی اور(یہ بھی کہ)ان میں سے اکثراس (تلخیص المفتاح)میں لپیٹے ہوئے اسراراوررموزکی طرف راہ پانے کی توفیق سے محروم کردیے گئے ہیں،(یہ سب کچھ)اس لیے کہ اس کی کوئی ایسی شرح واقع نہ ہوئی جواس کی دوشیزاؤں(پوشیدہ معانی) کے چہروں سے پردے ہٹائے(اے سننے والے)تواس کے سیکھنے سکھانے والونمیںبعض کودیکھے گاکہ ظاہری بات جوسمجھے بس اسی پراکتفاء کرلیابغیراس کے کہ ان کوحقیقتِ حال پر کچھ اطّلاع ہواوران میں بعض کوبغیررہنما کے اس کے رستوں پرچلنے کے درپے ہونے والے، توانھوں نے بہتیروں کوگمراہ کیااورخودبھی راہِ راست سے گمراہ ہوئے۔

تالیفِ شرح سے پہلے اس سلسلے میںانتہائی جدّوجُہدکابیان

فَاخْتَلَسْتُ مِنْ اَثْنَاءِ التَّحْصِيْلِ فُرَصًامَعَ مَااَتجَرّعُ مِنَ الزّمَانِ غُصَصًافَطَفِقتُ اَقتَحِمُ مَوَاردَالسَّهَرغَائِصًافِيْ لُجَجِ الْاَفْكَاروَاَلقِطُ فَرَائِدَ الفِكرمِنْ مَّطَارحِ الْاَنظَاروَبَذَلْتُ الجُهْدَفِيْ مُرَاجَعَۃِالفُضَلَاءِ المُشَارِاِلَيْهِمْ بِالبَنَانِ وَمُمَارَسَۃِ لِلكُتُبِ المُصَنّفَۃِ فِيْ فَنِّ البَيَانِ لَاسِيّمَادَلَائِلِ الاِعْجَازوَاَسرَارالبَلَاغَۃِ فَلَقدتَنَاهَيْتُ فِيْ تَصَفُّحِهِمَاغَايَۃِالوَسْعِ وَالطَّاقَۃِ

ترجمہ:توباوجودزمانے سے تھوڑے تھوڑے گلے میںاٹکنے والے گھونٹ پینے کے، میںنے دورانِ تحصیل کچھ فرصت کے لمحات جھپٹامارکرچھین لیے، پس میںنے فکروں کی گہرائیوں میں غوطہ لگاتے ہوئے بیداری کی جگہونمیںگھسناشروع کردیااوروہ اربابِ فضیلت جن کی طرف پورونسے اشارہ کیاجاتاتھا،ان کی طرف رجوع کرنے

اور فنّ بیان مینلکھی گئی کُتب کی مشق کرنے مینانتہائی کوشش کی بالخصوص دلائل الاعجازاوراسرارالبلاغۃ،پس میننے ان دونونکتابونکی ورق گردانی مینالبتہ انتہائی کوشش کی۔

تالیفِ شرح کاآغازاوراس کااُسلوب

ثمّ جَمَعْتُ لِشَرْحِ ھٰذَاالکِتَابِ مَایُذَلِّلُ صِعَابَ عَوِیْصَاتِہِ الاٰبِیَۃِ وَیُسَھِّلُ طَرِیْقَ الوُصُوْلِ اِلٰی ذَخَائِرِکُنُوْزِہِ المَخفِیَّۃِ وَاَوْدَعْتُہُ فَرَائِدَنَفِیْسَۃً وُشِّحَتْ بِھَاکُتُبُ القُدَمَاءِ وَفَوَائِدَشَرِیْفَۃً سَمَحَتْ بِھَااَذْھَانُ الاَذْکِیَاءِ وَغَرَائِبَ نُکتٍ اِھْتَدَیْتُ اِلَیْھَابِنُوْرِالتَّوْفِیْقِ وَلَطَائِفَ فِقَرٍاتخَذْتُھَامِنْ عَیْنِ التَّحْقِیْقِ وَتَمَسَّکْتُ فِیْ دَفْعِ اعتِرَاضَاتِہِ بِذَیْلِ العَدْلِ وَالاِنصَافِ وَتَجَنَّبْتُ فِیْ رَدِّمَااَوْردَعَلَیْہِ مِنْ مَّذْھَبِ البَغْیِ وَالاِعْتِسَافِ وَاَشَرْتُ اِلٰی حَلِّ اَکثَرِغَوَامِضِ المِفتَاحِ وَالاِیْضَاحِ وَنَبَّھْتُ عَلٰی بَعْضِ مَاوَقَعَ مِنَ التَّسَامُحِ لِلفَاضِلِ العَلَّامَۃِ فِیْ شَرْحِ المِفتَاحِ وَاَوْمَاتُ اِلٰی مَوَاضِعَ زَلَّتْ فِیْھَااَقدَامُ الاٰخِذِیْنَ فِیْ ھٰذِہِ الصِّنَاعَۃِ وَاَغمَضْتُ عَمَّاوَقَعَ لِبَعْضِ مُتَعَاطِیْ ھٰذَاالکِتَابِ مِنْ غَیْرِبِضَاعَۃٍ وَرَفَضْتُ التَّاَسِّیَ بِجَمَاعَۃٍ حُظِرُواتحقِیْقَ الوَاجِبَاتِ وَمَافَرَضْتُ عَلٰی نَفْسِیْ سُنَّتَھُمْ فِیْ تَطْوِیْلِ الوَاجِبَاتِ۔

ترجمہ: پھرمیننے اس کتاب کی شرح کے لیے وہ چیزیناکٹھی کینجواس کے مشکِل ترین سمجھ آنے سے انکارکرنے والے مقامات کوآسان کردیناوراس کے مخفی خزانونکے ذخائرتک پہنچنے کارستہ آسان کردے اورمیننے اس (شرح)مینایسے نفیس یکتاموتی رکھے جن سے متقدّمین کی کُتب مزیّن تھیناورایسے شرف والے فوائد رکھے جن کی سخاوت اذکیاءَ(تیزفہم والے)نے کی تھی اورایسے عجیب وغریب نِکات رکھے جن کی طرف میننے نور توفیق سے راہ پائی اورایسے لطیف فقرے رکھے جنہینمیں نے بعینہ تحقیق سے اخذکیااوراس کتاب کے

(صاحبِ مفتاح پرکیے گئے) اعتراضات دور کرنے میں عدل وانصاف کی دامن تھاما اوران اعتراضات کے ردسے دوررہا جوازراہِ زیادتی اوربے راہ رَوِی کیے گئے تھے اورکچھ اس تسامُح پرتنبیہ بھی کی جوفاضل علامہ (قطب الدین شیرازی) سے مفتاح کی شرح میں واقع ہوااوراُن جگھونکی طرف بھی اشارہ کیاجِن میںاِس فن کوشروع کرنے والے (علمائ) کے قدم پھسل گئے اورچشم پوشی کی کچھ اُس خطاوالی) بات سے جوبغیرپونجی کے اس کتاب کے لینے دینے والے (شارحین) سے واقع ہوئی اورمیں نے ایسی (شارحین کی) جماعت کی پیروی ترک کردی جوضروری مسائل کی تحقیق سے محروم کردیے گئے تھے اورواضح مسائل کودرازکرنے میںاُن کاطریقہ اپنے اوپرلازم نہیں کیا۔

شرح کے مسوّدہ کی تیاری کے بعدآنے والی مشکلات کابیان

وَحِیْنَ فَرَغْتُ عَنْ تَسْوِیْدِالصَّحَائِفِ بِتِلْکَ اللَّطَائِفِ

شِعْررَمَانِیْ الدَّھْرُبِالْاَرْزَاء حتّٰی، فُؤَادِیْ فِیْ غِشَاءٍ مِنْ نِبَالٍ

فَصِرْتُ اِذَااَصَابَتْنِیْ سِھَامٌ، تکسَّرَتِ النِّصَالُ عَلَی النِّصَالِ

وَذَلِکَ مِنْ تَوَارُدِالْاَخْبَارِبِتَفَاقُمِ الْمَصَائِبِ فِیْ الْعَشَائِرِوَالْاِخْوَانِ عِنْدَتَلَاطُمِ اَمْوَاجِ الْفِتَنِ فِیْ دِیَارِخُرَاسَانَ لَاسِیَّمَا

شِعْردِیَارٌبِھَاحَلَّ الشَّبَابَ تَمِیْمَتِیْ،وَاَوَّلُ اَرْضٍ مَسَّ جِلْدِیْ تُرَابُھَا

فَلَقَدْجَرَّدَالدَّھْرُعَلٰی اَھَالِیْھَاسَیْفَ الْعُدْوَانِ وَاَبَادَمَنْ کَانَ فِیْھَامِنَ السُّکَانِ فَلَمْ یَدَعْ مِنْ اَوْطَانِھَااِلَّادِمْنَۃً لَمْ تَتَکَلَّمْ مِنْ اُمِّ اَوْفٰی وَلَمْ یَبْقَ مِنْ حِزْبِھَااِلَّاقَوْمٌ یُبَلِّدَحَ عَجْفٰی

شِعْرکَاَنْ لَمْ یَکُنْ بَیْنَ الْحَجُوْنِ اِلَی الصَّفَا

اَنِیْسٌ وَلَمْ یَسْمَرْبِمَکَّۃَ سَامِرٌ

ترجمہ:اورجب میں صفحات پراِن لطائف کی تحریرکرنے سے فارغ ہوا،

شِعْرمجھے زمانے نے مصیبتوں مینپھینک دیایہاں تک کہ

میرادل (تیرونکے) پھلوں کے پردے میں ہو گیاتومیں ایسے ہوگیاکہ جب بھی مجھے کوئی تیرلگتاتو (تیرونکے) پھلونپرپھل ٹوٹتے۔اوریہ خاندان اوربھائیونپربالخصوص خُراسان کے علاقونمینفتنونکی موجوں کے تھپیڑے مارنے کے وقت بڑے بڑے مصائب کی پے درپے خبریں آنے کی وجہ سے تھا۔

شِعْرایسے علاقے جن مینمیرے بچپن کاتعویذمیری جوانی کوپہنچا

اوروہ پہلی زمین ہے جس کی مٹّی نے میری جلدکوچُھوا۔

توزمانے نے اہلِ خُراسان پرزیادتی کی تلوارکھینچ لی اوراُس مینجوربائشی تھے ،اُن کوہلاک کردیااوراُس کی عمارتوں سے کچھ نہ چھوڑا سوائے گھرکے ایسے نشانات جواُمِّ اَوْفٰی سے کلام نہ کریناوراس کے گروہ میں سے صرف بلدح مینایک کمزورقوم بچ گئی

شعر كَاَنْ لَمْ یَکُنْ بَیْنَ الحُجُوْنِ اِلٰی الصَّفَا اَنِیْسٌ وَلَمْ یَسْمَرْبِمَکَّۃَ سَامِرٌ

ترجمہ:گویاکہ حجون سے لے کرصفاتک کوئی غمخوارنہیں اورنہ ہی مکہ میں کوئی رات کوقصّہ سنانے والاہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:حجون:ایک جگہ کانام۔صَفا:ایک جگہ کانام۔سامِر:رات کوقصّے کہانیاں سنانے والا۔

فَطَرَحْتُ الْاَوْرَاقَ فِیْ زَوَایَاالْھِجْرَانِ وَضَرَبْتُ عَلَیْھَاعَنَاکِبَ النِّسْیَانِ فَضَرَبْتُ بَیْنِیْ وَبَیْنَھَاحِجَابًامَسْتُوْرًاوَجَعَلْتُھَاکَاَنْ لَمْ یَکُنْ شَیْئًامَّذْکُوْرًا

وَاِلَی اللہِ الْمُشْتَکیٰ مِنْ دَھْرٍاِذَااَسَاءَ اَصَرَّعَلٰی اِسَائَتِہٖ وَاِنْ اَحْسَنَ نَدِمَ عَلَیْہِ مِنْ سَاعَتِہٖ ثُمَّ الْجَاَنِیْ فَرَطُ الْمَلَالِ وَضِیْقُ الْبَالِ اِلٰی اَنْ تَلْفِظَنِیْ اَرْضٌ اِلٰی اَرْضٍ وَیَجُرُّنِیْ رَفْعٌ اِلٰی خَفْضٍ حَتّٰی اَنَخْتُ بِمَحْرُوْسَۃِ ھَرَاۃَ حَمَاھَااللہُ عَنِ الْاٰفَاتِ فَفَتَحَ اللہُ عَیْنَیَّ مِنْھَاعَلٰی جَنَّۃِ النَّعِیْمِ بَلْدَۃٍ طَیِّبَۃٍ وَمَقَامٍ کَرِیْمٍ

شعر

لَقَدْ جُمِعَتْ فِيْهَا الْمَحَاسِنُ كُلُّهَا

وَاَحْسَنُهَا الْاِيْمَانُ وَالْيُمْنُ وَالْاَمْنُ

فُشَاهَدْتُ اَنْ قَدْ سَطَعَتْ اَنْوَارُ الْعِلْمِ وَالْهِدَايَةِ وَخَمِدَتْ نِيْرَانُ الْجَهْلِ وَالْغَوَايَةِ وَظَلَّ ظِلُّ الْمَلِكِ مَمْدُوْدًا وَلِوَاءُ الشَّرْعِ بِالْعِزِّ مَعْقُوْدًا وَعَادَ عُوْدُ الْاِسْلَامِ اِلٰى رُوَائِهٖ وَاَضَ رَوْضُ الْفَضْلِ اِلٰى مَائِهٖ

شِعْر خَلِيْفَةٌ مَلَكَ الْاٰفَاقَ سَطْوَتُه،، وَالْحَقُّ كَانَ مَدَاه، اَيَّةً سَلَكَا۔

ترجمہ: (وہ) ایسا خلیفہ ہے جسکا دبدبہ دنیا کا مالک ہوگیا، اورحق ہی اس کا مطلوب تھا جس (رستہ) بھی چلتا۔

مشکل الفاظ کے معانی اور توضیحات:

مَلَکَ: مالک ہونا (ض) فعل ماضی معروف۔ اٰفاق: آسمان کی کنارے اور مراد دنیا ہے، اُفُق کی جمع۔ سَطوۃ: دبدبہ۔ مَدٰی: مطلوب۔ سَلَکَ: چلنا (ض) فعل ماضی معروف (ف: الف اشباع کا ہے)۔

يَحُوْمُ حَوْلَ ذَرَاه، الْعَالِمُوْنَ كَمَا، تَرَى الْحَجِيْجَ بِبَيْتِ اللّٰهِ مُعْتَرِكَا۔

ترجمہ: اس کے بلند محل کے اردگرد علماء پھرتے ہینجیساکہ تم خانہ کعبہ مینحاجیوں کو ازدحام (بھیڑ) کی حالت میندیکھتے ہو۔

مشکل الفاظ کے معانی: يَحُوْمُ: پھرنا (ن) فعل مضارع معروف۔ ذَرٰی: بلندی، چوٹی اور مراد بلند محل ہے۔ الحَجِيْج: حُجّاج، الحاجُّ کی جمع ہے۔ مُعْتَرِكٌ: ازدحام اور بھیڑ والا ہونا، اسم فاعل (باب افتعال)۔

يُحْيِيْ نَسِيْمُ رِضَامِنْه، الزَّمَانَ وَكَمْ مُكَافِحٍ بِلَظٰى مِنْ سُخْطِهٖ هَلَكَا۔

ترجمہ: اسکی خوشنودی کی بادنسیم زمانے کو زندہ کرتی

ہے اوربہت سے مخالف ایسے ہینجواس کے غصّے کی آگ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔
مشکل الفاظ کے معانی:یُحْیِیْ :زندہ کرنا (باب افعال)فعل مضارع معروف۔تَسِیْمٌ:اچھی ہواجسے بادنسیم بھی کہاجاتاہے۔کمْ:بہت سے(یہ کم خبریہ ہے)۔مُکَافِحٌ: دشمن،لڑائی کرنے والا۔بائ:سببیت کے لیے۔لَظٰی:آگ۔سُخْطٌ: غصّہ۔هَلَکَا:ہلاک ہونا(ض)،(الف اشباع کے لیے ہے)۔
اَطَارَصَاعِقَۃًمِنْ تَصْلِہٖ فُیْھَا،اِلٰی السِّمَاکِ لِوَاءُ الشَّرْعِ قَدْسَمَکَا۔
ترجمہ:(ممدوح نے)اپنی تلوار کے پھل کی آگ اُڑائی تواس وجہ سے سماک سیارے تک شریعت کاجھنڈابلندہوگیا۔
مشکل الفاظ کے معانی:اَطَارَ:اُڑانا(باب افعال)فعل ماضی معروف۔صَاعِقَۃ:آسمانی بجلی اورمرادشعلہ ہے۔تَصْلٌ: تلواروغیرہ کی دھار۔السِّمَاکُ:ایک ستارے کانام ہے(آسمان کے دوستارے ہینجن کے نام سماک رامِح اورسماکِ اعزل ہیں)۔لِوَاءٌ:جھنڈا،پھریرا۔سَمَکَ:بلندہونا۔(الف اشباع کے لیے ہے)۔
وَصَادَفَ الرُّشْدَمِنْھَاکُلُّ مُعْتَسِفٍ،قَدْکَانَ فِیْ ظُلُمَاتِ الْغَیِّ مُنْھَمِکَا۔
ترجمہ:اوراس تلوارکی بجلی سے ہراس بے راہ نے سیدھی راہ پائی جوگمراہی کی تاریکیونمیںنمشغول تھا۔
َوالدِّیْنُ صَارَقَرِیْرَ الْعَیْنِ مُبْتَسِمًا،وَالْمَلِکُ اَقْبَلَ بِالْاِقْبَالِ مُمْتَسِکَا
ترجمہ:تودین مسکراتے ہوئے آنکھونکی ٹھنڈک ہوگیا،اور(دولت وعزت کو)مضبوطی سے پکڑتے ہوئے بادشاہ بلند مرتبے اورعزّت کی طرف متوجہ ہوا۔
عَلَافَاَصْبَحَ یَدْعُوْهُ الْوَرٰی مَلِکًا،وَرَیْثَمَافَتَحُوْاعَیْنًاغَدَامَلَکَا۔
ترجمہ:وہ(بزرگی اورشرف میں)اس قدربلندہوگیاکہ مخلوق اسے بادشاہ پکارنے والی ہوگئی،اورجیسے ہی

انہوں نے آنکھ کھولی تو وہ فرشتہ ہو چکا تھا۔
وَهُوَ السُّلْطَانُ الْغَازِیْ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُعِزُّ الْحَقِّ
وَالدُّنْیَا وَالدِّیْنِ، غِیَاثُ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَبُوْ الْحُسَیْنِ
مُحَمَّدْ کُرْتْ لَازَالَتْ اَقْطَارُ الْاَرْضِ مُشْرِقَۃً بِاَنْوَارِ مَعْدِلَتِہٖ
وَاَغْصَانُ الْخَیْرَاتِ مُوْرِقَۃً بِسَحَائِبِ رَأْفَتِہٖ۔
ترجمہ: اور وہ بادشاہ غازی اور اللّٰہ کی راہ مینجہاد کرنے
والے ہیں، حق اور دین و دنیا کو عزّت دینے والے، اسلام
اور مسلمانوں کے فریادرس، ابوالحسین محمد کرت، زمین
کے اطراف ہمیشہ اس کے عدل و انصاف کے انوار سے
روشن رہیں اور بھلائیونکی شاخینہمیشہ اس کی رحمت
کے بادلونکی بدولت پتّونسے بھری رہیں۔
فَهُوَ الَّذِیْ صَرَفَ عِنَانَ الْعِنَایَۃِ نَحْوَ
حِمَایَۃِ الْاِسْلَامِ، وَشَیَّدَ بُنْیَانَ الْهِدَایَۃِ اِثْرَ مَا اَشْرَفَ عَلَی
الْاِنْهِدَامِ۔
ترجمہ: تو ممدوح ہی وہ ذات ہے جس نے ارادے کی لگام
اسلام کی حمایت کی طرف پھیردی، اور ہدایت و رہنمائی
کی دیوار مضبوط کی (دیوار) گرنے کے قریب ہونے کے بعد۔
وَاَمْطَرَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ سَحَائِبَ الْاِفْضَالِ وَالْاِکْرَامِ، وَخَصَّ مِنْ
بَیْنِهِمُ الْعَالِمِیْنَ بِمَزِیْدِ الْاِشْبَالِ وَالْاِنْعَامِ۔
ترجمہ: اور جہانوں پر فضل و کرم کرنے والے بادل
برسائے، اور ان (جہانوں) مینسے علماء کو مزید شفقت
اور کرم کرنے کے ساتھ مخصوص کیا۔
شعر
اَقَامَتْ فِیْ الرِّقَابِ لَہٗ اَیَادِیْ، هِیَ الْاَطْوَاقُ وَالنَّاسُ الْحَمَامُ۔
ترجمہ: اس (بادشاہ) کی نعمتیں (لوگوں کی)
گردنونمینٹھر گئیں (تو) یہ (گلے میں ڈالنے والا) پٹہ ہیں اور لوگ
کبوتر۔
فَقُرْاٰتُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ، وَوَسَمْتُ بِنِسْیَانِ
الْاَحِبَّۃِ وَالْوَطَنِ۔

ترجمہ: تومیننے پڑھا "تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے جس نے ہم سے غم دور کردیا" اورمجھے دوستوں اوروطن کی جدائی کا (نہ مٹنے والا) داغ لگ گیا۔
وَصِرْتُ بِعَمِیْمِ لُطْفِہٖ مَغْبُوطًا مَحْظُوْظًا، وَ بِعَیْنِ عِنَایَتِہٖ مَلحُوْظًا مَحْفُوْظًا۔
ترجمہ: اورمیناس کے لطفِ عام کی بدَولت قابلِ رشک نصیب والا ہوگیا، اوراس کی عینِ عِنایَت سے قابِلِ التفات (توجہ کے لائق) اورمحفوظ ہوگیا۔
فَشَدّ ذٰلِکَ عَضُدِیْ وَھَزّ مِنْ عِطْفِیْ۔
ترجمہ: پس اس چیز (لطفِ عام اورعینِ عنایت) نے میرا بازومضبوط کیا اورمیرے بدن کا پہلو ہلایا۔

ثُمّ ھَدَانِیَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الطّرِیْقِ، وَاَفَاضَ عَلَیّ سِجَالَ التّوْفِیْقِ حَتّٰی رَجَعْتُ اِلٰی مَا جَمَعْتُ
ترجمہ: پھراللہ پاک نے مجھے درمیانی (سیدھے) رستے کی رہنمائی فرمائی اورمجھ پرتوفیق کے (پانی کے بھرے ہوئے) ڈول برسائے یہانتک کہ مینے اپنے اکٹھے کیے ہوئے مسودے کی طرف رجوع کیا۔
وَشَمّرْتُ الذّیْلَ لِتَصْحِیْحِہٖ وَتَرْتِیْبِہٖ، وَاسْتَنْھَضْتُ الرّجِلَ وَالْخَیْلَ فِیْ تَنْقِیْحِہٖ وَتَھْذِیْبِہٖ
اوراس (مسوّدے) کوصحیح اورمرتّب کرنے کے لیے مینے دامن اٹھادیا (کمربستہ ہوگیا)، اورپیدل چلنے والوناورگھڑسوارونکواس مسودے کے (حشووزوائدسے) پاک وصاف اورکانٹ چھانٹ کے لیے اٹھایا۔
وَاَضَفْتُ اِلَیْہِ مَا سَمَحَ بِہٖ فِیْ اَثْنَاءِ ذٰلِکَ الْفِکْرُ الْفَاتِرُ وَسَنَحَ بِعَوْنِ اللّٰہِ لِلنّظَرِ الْقَاصِرِ
ترجمہ: اوراس (مسوّدے) کے ساتھ مینے وہ باتینبھی ملادینجوٹوٹی پھوٹی فکرکے لیے ظاہرہوئینا ورالله پاک کی مددسے چھوٹی نظرکے لیے ظاہرہوئیں۔
فَجَاءَ بِحَمْدِ اللّٰہِ کَنْزًا مَدْفُوْنًا مِنْ

جَوَاھِرِالقَوَائِدِوَبَحْرًامَشْحُوْنًابِنَفَائِسِ الفَرَائِدِ۔
ترجمہ:تووہ(تلخیص کی شرح یعنی مطوّل)اللہ کے شکرسے یکتاموتیوں کادفن شدہ خزانہ اوریکتانفیس موتیونسے بھراہوا سمندربن کے آئی۔
فَجَعَلْتُہٗ تُحْفَۃً لِحَضْرَتِہِ العَلِیَّۃِ وَخِدْمَۃً لِسُدَّتِہِ السَّنِیَّۃِ۔لَازَالَتْ مَلْجَاً لِطَوَائِفِ الْاَنَامِ۔وَمَلَاذًالَھُمْ مِنْ حَوَادِثِ الْاَیَّامِ وَحِصْنًاحَصِیْنًالِلْاِسْلَامِ بِالنَّبِیِّ وَآلِہٖ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ
ترجمہ:پس میننے اس مجموعے(شرح)کوبادشاہ کی بلندبارگاہ کے لیے تحفہ اوراس کی بلندچوکھٹ کے لیے خدمت کردیا،ہمیشہ اُس کی بلندچوکھٹ مخلوق کے گروہوں کے لیے پناہ گاہ رہے اوردنوں کے حادثوں سے پناہ رہے اورنبی پاکؐ اوران کی آل کے صدقے وہ اسلام کے لیے مضبوط قلعہ بنارہے۔
وَالمَرْجُوُمِنْ خُلَّانِیْ وَخُلَّصِ اِخْوَانِیْ اَنْ یُشَیِّعُوْنِیْ بِصَالِحِ الدُّعَاءِ وَیَشْکُرُوْنِیْ مَاعَانَیْتُ فِیْ ھٰذَاالتَّالِیْفَ مِنَ الکَدِّوَالعَنَاءِ وَاِلَی اللہِ اَتَضَرَّعُ فِیْ اَنْ یَّنْفَعَ بِہِ المُحَصِّلِیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ لِلحَقِّ طَالِبُوْنَ وَعَنْ طَرِیْقِ العِنَادِنَاکِبُوْنَ وَغَرَضُھُمْ تَحْصِیْلُ الحَقِّ المُبِیْنِ لَاتَصْوِیْرُالبَاطِلِ بِصُوْرَۃِ الیَقِیْنِ۔
ترجمہ:اوردوستوناورپُرخلوص بھائیونسے امیّدکی جاتی ہے کہ مجھے نیک دعاکے ساتھ ملائیں (دعاؤنمینیادرکھیں) اورشکریہ اداکریناس محنت ومشقت کاجومیننے اس تالیف میں اٹھائی۔اوراللہ پاک ہی کی طرف گڑگڑاتاہوں کہ اس (تالیف)سے ان طلبہ کو نفع دے جوحق کے طالب ہیناوردشمنی کی راہ سے منہ موڑنے والے ہیناوران کی غرَض واضح حق کوحاصل کرناہے نہ کہ باطل کویقین کی صورَت دینا۔
وَھٰذَالَعَمْرِیْ مَوْصُوْفٌ عَزِیْزُالمَرَامِ قَلِیْلُ الوُجُوْدِفِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ فَلَقَدْغَلَبَ عَلَی الطِّبَاعِ اللَّدَدُوَالعِنَادُوَفَشَاالجِدَالُ

وَالحَسَدُبَيْنَ العِبَادِ،وَلَئِنْ فَاتَنِيْ مِنَ النَّاسِ الثَّنَاءُ الجَمِيْلُ فِيْ العَاجِلِ فَحَسْبِيْ مَاارْجُوْمِنَ الثَّوَابِ الجَزِيْلِ فِيْ الاٰجِلِ،وَمَاتَوْفِيْقِيْ اِلَّابِاللّٰہِ عَلَيْہِ تَوَكَّلتُ وَاِلَيْہِ اُنِيْبُ۔

ترجمہ:اوریہ جس کی بات کی گئی(یہ علم حاصل کرنے والاحق کا طالب ہو،عنادسے منہ موڑنے والاہو،اوراس کی غرض واضح حق کی تحصیل ہونہ کہ باطل کویقین کی صورت دینا)اِس کی بہت کم قصدکیاجاتاہے،ان ایام مینبہت کم پایاجاتاہے پس طبیعتونپرجھگڑااوردشمنی یقینی طورپرغالب آچُکی ہے اوربندونکے درمیان جھگڑااورحسدپھیل چکاہے اوراگرلوگونکی طرف سے دنیامیناچھی تعریف مجھ سے فوت بھی ہو جائے تومجھے کافی ہے وہ بہت بڑاثواب جس کی مجھے آخرت میں امیدہے اورمجھے توفیق نہیں مگراللہ عزّوَجَلّ کی مددسے،اُسی پرمیننے بھروسہ کیااوراُسی کی طرف رجوع لاتاہوں۔

تلخیص المفتاح کاخطبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰى مَااَنعَمَ وَعَلَّمَ مِنَ البَيَانِ مَالَمْ نَعْلَمْ

ترجمہ:اللہ کے نام سے شروع جونہایت مہربان رحم والا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اُس کے انعام کرنے اوربیان سے وہ سکھانے پرجوہم نہ جانتے تھے۔

شرحِ مطوّل

قَوْلُہُ اَلحَمْدُ لِلّٰہِ

قَولہٗ : اِفْتَتَحَ كِتَابَہٗ بَعْدَالتَّيَمُّنِ بِالتَّسْمِيَۃِ بِحَمْدِاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰى اَدَاءً لِحَقِّ شَيْئٍ مِمَّايَجِبُ عَلَيْہِ مِنْ شُكْرِنَعْمَائِہِ الَّتِيْ تَاْلِيْفُ هٰذَاالمُخْتَصَرِاَثَرٌمِّنْ اٰثَارِهَا

ترجمہ:مصنِّف نے بسم اللہ سے برکت حاصل کرنے کے بعدپاک اللہ تعالیٰ کی حمدسے ابتداء کی،کچھ اُس حق

کواداکرنے کے لیے جوان پرواجب ہے یعنی اللّٰہ (تعالیٰ)کی اُن نعمتوں کا شکراداکرنے کے لیے کہ اس مختصرکی تالیف بھی انہیں نعمتوں کے آثار میں سے ایک اثرہے۔

قَوْلُہٗ : وَالحَمْدُ هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلٰی جَمِیْلٍ سَوَاءٌ تَعَلَّقَ بِالفَضَائِلِ اَوْ بِالفَوَاضِلِ

ترجمہ : حمد وہ زبان کے ساتھ کسی خوبی پر تعریف کرنا ہے برابر ہے کہ وہ (تعریف) فضائل کے مُتعلق ہو یا فواضل کے مُتعلق ہو۔

قَوْلُہٗ : وَالشُکْرُ فِعْلٌ یُنْبِیُٔ بِتَعْظِیْمِ المُنْعِمِ بِسَبَبِ الاَنْعَامِ سَوَا کَانَ ذِکْراً بِاللِّسَانِ اَوْ اِعْتِقَاداً اَوْمَحَبَّۃً بِلْجَنَانِ اَوْعَمَلاً وَخِدْمَۃً بِالْاَرْکَانِ

ترجمہ :اور شکر ایسا فعل ہے جو مُنعِم (انعام کرنے والے) کے انعام کے مُتعلق آگاہ کرتا ہے برابر ہے کہ (یہ شکر کرنا) زبان کے ساتھ ذکر کرنا ہو یا اعتقاد و مَحبت ہو دل کے ساتھ یا عمل اور خدمت کرنا ہو ارکان کے ساتھ ۔

قَوْلُہٗ : فَمَوْرِدُ الحَمْدِ هُوَ اللِّسَانُ وَحْدَہٗ وَمُتَعَلَّقُہٗ یَعُمُّ النِّعْمَۃَ وَ غَیْرَهَا

ترجمہ :پس حمد کے وارد ہونے کی جگہ صرف زبان ہے اور اسکا متعلَّق (یعنی حمد جس کے مُتعلق ہے) وہ نعمت اور غیر نعمت دونوں کو شامل ہے ۔

قَوْلُہٗ : وَمَوْرِدُ الشُکْرِ یَعُمُّ اللِّسَانَ وَغَیْرَہٗ وَمُتَعَلَّقُہٗ یَکُوْنُ النِّعْمَۃَ وَحْدَهَا

ترجمہ :اور شکر کا مورد زبان اور اس کے علاوہ کو شامل ہے ۔اسکا مُتَعَلِّق صرف نعمت ہے۔

قَوْلُہٗ : فَالْحَمْدُ اَعَمٌّ بِاِعْتِبَارِ الْمُتَعَلِّقِ وَ اَخَصٌّ بِاِعْتِبَارِ الْمَوْرِدِ وَالشُّكْرُ بِالْعَكْسِ

پس حمد مُتَعَلِّق کے اعتبار سے عام ہے اور مورد کے اعتبار سے خاص ہے اور شکر (حمد کے) وَمِنْ هٰهُنَا تَحَقَّقَ تَصَادُقُهُمَا فِي الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ فِي مُقَابَلَةِ الْاِحْسَانِ وَتَفَارُقُهُمَا فِي صِدْقِ الشُّكْرِ فَقَطْ عَلَى الْوَصْفِ بِالْعِلْمِ وَالشُّجَاعَةِ وَصِدْقِ الشُّكْرِ فَقَطْ عَلَى الثَّنَاءِ بِالْجَنَانِ فِي مُقَابَلَةِ الْاِحْسَانِ وَاللّٰهُ اِسْمٌ لِلذَّاتِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِالْمُسْتَحِقِّ لِجَمِيْعِ الْمَحَامِدِ وَ لِذَا لَمْ يَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلْخَالِقِ اَوِ الرَّزَّاقِ اَوْ نَحْوِهِمَا مِمَّا يُوْهِمُ اِخْتِصَاصُ اِسْتِحْقَاقِ الْحَمْدِ بِوَصْفٍ دُوْنَ وَصْفٍ بَلْ اِنَّمَا تَعَرَّضَ لِلْاِنْعَامِ بَعْدَ الدَّالَّةِ عَلَى اِسْتِحْقَاقِ الذَّاتِ تَنْبِيْهاً عَلَى تَحَقُّقِ الْاِسْتِحْقَاقَيْنِ وَ قُدِّمَ الْحَمْدُ لِاِقْتِضَاءِ الْمُقَامِ مَزِيْدَ اِهْتِمَامٍ بِهِ وَاِنْ كَانَ ذِكْرُ اللّٰهِ اَهَمٌّ فِيْ نَفْسِهِ عَلَى اَنَّ صَاحِبَ الْكَشَّافِ قَدْصَرَّحَ بِاَنَّ فِيْهِ اَيْضاًدَالَّةٌعَلَى اِخْتِصَاصِ الْحَمْدِيَةِ وَاَنَّهٗ بِهٖ حَقِيْقٌ وَبِهٰذَا يَظْهَرُاَنَّ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ اَنَّ اللَّامَ فِي الْحَمْدِ لِتَعْرِيْفِ الْجِنْسِ دُوْنَ الْاِسْتِغْرَاقِ لَيْسَ كَمَا تَوَهَّمَهٗ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ مَبْنِيّاً عَلَى اَنَّ الْاَفْعَالَ الْعِبَادِ عِنْدَهُمْ لَيْسَتْ مَخْلُوْقَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا يَكُوْنَ جَمِيْعُ الْمَحَامِدِ رَاجِعَةً اِلَيْهِ بَلْ عَلَى اَنَّ الْحَمْدَ مِنَ الْمَصَادِرِ السَّادَّةِ مَسَدَّ الْاَفْعَالِ وَ اَصْلُهٗ النَّصَبُ وَ الْعَدْلُ اِلَى الرَّفْعِ لِدَلَالَةِ عَلَى الدَّوَامِ وَ الثَّبَاتِ وَالْفِعْلُ اِنَّمَا يَدُلُّ عَلَى الْحَقِيْقَةِ دُوْنَ الْاِسْتِغْرَاقِ فَكَذَا مَا يَنُوْبُ مَنَابَهٗ وَ فِيْهِ نَظَرٌ لِاَنَّ النَّائِبَ مَنَابَ الْفِعْلِ اِنَّمَا هُوَ الْمَصْدَرُ النَّكِرَةُ مِثْلُ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَ حِ لَا مَانِعَ مِنْ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ اللَّامُ وَ يُقْصَدُ بِهِ الْاِسْتِغْرَاقُ فَالْاَوْلَى اَنَّ كَوْنَهُ لِلْجِنْسِ مَبْنِيٌّ

عَلٰی اَنّہٗ الْمُتَبَادِرُ اِلَی الفَھْمِ الشَّائِعُ فِی الِاسْتِعْمَالِ لَا سِیّمَا فِی المَصَادِرِ وَ عِنْدَ خَفَاءِ قَرَائِنِ الِاسْتِغْرَاقِ اَوْعَلٰی اَنّ اللَّامَ لَا یُفِیْدُ سِوٰی التَّعْرِیْفِ وَالِاسْمُ لَا یَدُلُّ اِلَّا عَلٰی مُسَمَّاہُ فَاِذَنْ لَا یَکُوْنُ ثَمّہٗ اِسْتِغْرَاقٌ

("عَلٰی مَا اَنعَمَ" میں ما کے مصدریہ ہونے کا بیان اور فسادِ معنیٰ کی وجہ سے موصولہ نہ ہونے کا بیان)

وَمَا فِیْ "**عَلٰی مَا اَنعَمَ**" مَصْدَرِیَۃٌ لَا مَوْصُوْلَۃٌ لِفَسَادِہٖ لَفْظًا وَ مَعْنًا اَمَّا لَفظًا فَلِاحْتِیَاجِ الْمَوْصُوْلَۃِ اِلَی التَّقدِیْرِیّ اَیْ اَنعَمَ بِہٖ مَعَ تَعَذّرِہٖ فِی المَعطُوفِ عَلَیہٖ اَعنِی عَلَّمَ لِکَونِ مَا اَنعمَ بَدَلٌ مِنِ الضَمِیرِ المَحذُوفِ اَو خَبَرٌ مُبتَدَاٍ مَحذُوفٍ اَو نُصِبَ بِتَقدِیرِ اَعنِی فَقَد تَعَسَّفَ

وَاَمَّا مَعنًی فَلِاَنّ الحَمدَ علٰی الاِنعَامِ الّذِی ہُوَ مِن اَوصَافِ المُنعِمِ اَمکَنُ مِن الحَمدِ علٰی نَفسِ النِّعمَۃِ وَ لَم یَتَعَرّض لَلمُنعِمِ بِہٖ لِقُصُورِ العِبَارَۃِ عَنِ الاِحَا طَۃِ بِہٖ وَلِئَلَّا یَتَوَھّمُ اِختِصَاصُہٗ بِشَیٔ دُونَ شَیٔ وَ لِیَذھَبَ نَفسُ السَّامِعِ مَع کُلّ مَذھَبٍ مُمکِنٍ

ترجمہ :اور بہر حال معنیً تو اس لیے کہ حمد اس انعام پر کرنا جو کہ مُنعم کے اوصاف میں سے ہے (ما مصدریہ کی صورت میں)زیادہ ثابت ہے بنسبت اس حمد کے جو کہ مُنعِم کہ اوصاف میں سے نہیں ہے(ما موصولہ کی صورت میں)

اعتراض:مُنعَم بہٖ (یعنی نعمت)کو کیوں بیان نہیں کیا؟

جواب:اس کے تین جواب دیے ہیں

پہلا :اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتیں بہت زیادہ ہیں عبارت انکااحاطہ کرنے سے قاصرہے -

دوسرا:اگر کسی ایک نعمت کو بیان کر دیا جاتا تو اسی ایک نعمت کے ساتھ اختصاصِ حمد کا وہم پڑتا۔

تیسرا:تا کہ سامع کا نفس ہر ممکن مذہَب کی طرف چلا جائے۔

("بیان" کی نعمت کو ذکر کرنے کی وجہ)

ثُمّ اَنّہٗ صَرّحَ بِبعضِ النِّعَمِ اِیمَاءً اِلٰی اُصُولِ مَا یَحتَاجُ اِلَیہِ فِی بَقَاءِ النّوعِ

ترجمہ : پھر تحقیق انہوں نے صراحت سے بیان کیا بعض نعمتوں کو ان چیزوں کے اُصول کی طرف اشارہ کرنے کے لیے جنکا بندہ اپنی نوع کی بقا کے لیے محتاج ہے -

("بیان" کے بنی نوعِ انسان کےساتھ تعلق کا بیان)

بَیَانُہٗ اَنّ الاِنسَانَ مَدَنِیٌّ بِالطّبْعِ اَی مُحْتَاجٌ فِی تعَیُّشِہٖ اِلٰی التّمَدُّنِ وَہُوَاِجْتِمَاعُہٗ مَعَ بَنِیْ نَوعِہٖ یَتَعَاوَنُونَ وَیَتَشَارکُونَ فِی تَحْصِیْلِ الغِذَاءِ وَ اللِّبَاسِ وَ الْمَسْکَنِ وَ غَیرِہَا وَ ھٰذَا مَوْقُوفٌ عَلٰی اَنْ یُعَرّفَ کُلٌّ وَاحِدٍ صَاحِبَہٗ مَا فِیْ ضَمِیْرِہٖ وَالاِشَارَۃُ لَا تفِیْ بِا لمَعْدُوْمَاتِ وَ المَعقُولَاتِ الصِّرْفَۃِ وَ فِی الکِتَابَۃِ مَشَقّۃٌ فَاَ نْعَمَ اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْھِمْ بِتَعْلِیمِ البَیَانِ وَ ھُوَ المَنْطِقُ الفَصِیْحُ المُعْربُ عَمّا فِیْ الضّمِیْرِ

ترجمہ :انسان طبیعت کے لحاظ سے مَدَنی ہے یعنی انسان اپنے زندہ رہنے میں تمدن کا محتاج ہے اور(تمدن) انسان کا اپنی بنی نوع کے ساتھ مل جل کر رہنا(اس لیے کہ) غذا ، لباس ،مسکن وغیرھاکو حاصل کرنے وہ ایک دوسرے کی مدد کریں اورایك دوسرےکے ساتھ شرکت کرتے ہیں ۔اور یہ (حاصل کرنا) موقوف ہے اس بات پر کہ

ہر ایک شخص اپنے رفیق کو بتاتا ہے بتاے جو کچھ اس کے ضمیر میں ہے۔اور اشارہ معدوم چیزوں کی طرف اور محض عقلی چیزوں کو پورا نہیں آسکتا ۔اور کتابت میں مشقت ہے تو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع پر انعام کیا بیان سکھا کر اور بیان وہ مافی الضمیر ظاہر کرنے والی فصیح گفتگو ہے۔

عنوان: انسانوں کا ایک دوسرے سے مل جل کر رہنا کس طرح نظم و ضبط میں رہ سکتا ہے؟

ثُمَّ اِنَّ هٰذَا الاِجْتِمَاعُ اِنَّمَا يَنْتَظِمُ اِذَا كانَ بَيْنَهُمْ مُعَامَلَۃٌ وَ عَدْلٌ يَتَّفِقُ الجَمِيْعُ عَلَيْہِ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ يَشْتَهِىْ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْہِ وَ يَغْضَبُ عَلٰى مَنْ يُزَاحِمُہٗ فَيَقَعُ الجَوْرُ عَلَى الغَيْرِ وَيَخْتَلُّ اَمْرُ الاِجْتِمَاعِ وَالمُعَامَلۃِوَ العَدْلُ لَا يَتَنَاوَلُ الجُزْئِيَّاتِ الغَيْرِ المَحْصُوْرَۃِ بَلْ لَا بُدَّ لَهَا مِنْ قَوَانِيْنَ كُلِّيَّۃٍ وَ هِىَ عِلْمُ الشَّرَائِعِ وَ لَا بُدَّ لَهَا مِنْ وَاضِعٍ يُقَرِّرهَا عَلٰى مَا يَنْبَغِى مَصُوْنَۃً عَنِ الخَطَاءِ وَهُوَ الشَّارِعُ ثُمَّ الشَّارِعُ لَا بُدَّ لَهَا اَنْ يُمْتَازَ بِاِسْتِحْقَاقِ الطَّاعَۃِ وَ هُوَ اِنَّمَا يَتَقَرَّرُ بِاٰيَاتٍ تدُلُّ عَلٰى اَنَّ شَرِيْعَۃًمِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ رَبِّہٖ تَعَالٰى وَ هِىَ المُعْجِزَاتُ وَ اَعْلٰى مُعْجِزَاتِ نَبِيِّنَا عَلَيْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ القُرْاٰنُ الفَارِقُ بَيْنَ الحَقِّ وَ البَاطِلِ فَقَوْلُہٗ وَعَلَّمَ مِنْ البَيَانِ بَيَان لِّقَوْلِہٖ مَا لَمْ تَعْلَمْ قُدِّمَ عَلَيْہِ رِعَايَۃً لِلسَّجْعِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرُ مَّنْ نَطَقَ بِالصَّوَابِ دُعاً لِلشَّارِعِ المُقَنِّنِ لِلْقَوَانِيْنَ الْكُلِّيَّۃِ الَّتِىْ هِىَ عِلْمُ الشَّرَائِعِ

ترجمہ:پھر یہ اجتماع تب نظام کے اندر رہ سکتا ہے جب لوگوں کے درمیان ایسا معاملہ (یعنی ان میں سے ہر ایک دوسرے سے اپنی حاجت کی چیز لے اور اپنے پاس سے زائد چیز عوَض دے اس چیز کا جو اس نے لی)اورایسا عدل جس پہ سارے لوگ متفق ہوں اس لیے کہ ہر ایک

چاہتا ہے کہ اپنی چاہت کہ چیز لے اور غضبناک ہوتا ہے اس پر جو اس میں رکاوٹ بنے۔نتیجتاً ظلم واقع ہوگا اور اجتماع کا معاملہ اور معاملے کی بات میں خلل آ جائے گااور عدل غیر محصور جُزئیات کو شامل نہیں ہوتا ہے بلکہ ان غیر محصور جزئیات کے لیے قوانینِ کلیہ کا ہونا ضرور ی ہے۔

اور وہ علمِ شرائع ہے۔اور ضروری ہے کہ ایک اور ان قوانینِ کلیہ کے لیے ایک ایسا واضع ہونا ضروری ہے جو انہیں (قوانینِ کلیہ)کو جیسا ہونا چاہیے ویسا ہی خطا سے محفوظ مقرر کرے اور وہ وضع شارع ہے(شارع سے مراد نبی پاک ہیں اس لیے کہ ظاہر میں وہی واضع ہیں اگرچہ اصل واضع اللہ تعالیٰ ہے)پھر ضروری ہے شارع اطاعت کا مستحق ہونے میں ممتاز ہو اور یہ امتیاز کچھ ایسی نشانیوں کے ذریعے ہی ثابت ہو سکتا ہے جو اس چیز پر لالت کرے کہ اس شارع کی شریعت اللہ (تعالیٰ) کے پاس سے ہے(اپنے پاس سے نہیں)اور وہ نشانیاں معجزات ہیں اور ہمارے نبی کا سب سے اعلیٰ معجزہ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا قرآن ہے ۔

عَلَّمَ مِنَ الْبَیَانِ مَا لَمْ نَعْلَمْ

ترجمہ:جو بیان ہم نہ جانتے تھے وہ ہمیں سکھایا

عنوان:عَلَّمَ کا اَنعَمَ پر عطف کونسا ہے اور کس وجہ سے ہے؟

قَوْلُہٗ :وَ عَلَّمَ مِنْ عَطْفِ الخَاصِ عَلٰی العَامِ رِعَایَۃً لِبَرَاعَۃِ الاِسْتِھْلَالِ وَ تَنْبِیْھاً علٰی جَلَالَۃِ نِعْمَۃِ البَیَانِ کَمَا اُشِیْرَ اِلَیْہِ

بِقَوْلِہٖ تعَالٰی خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَ عَلَّمَہٗ الْبَیَانَ

ترجمہ:

(عَلَّمَ کا عطف)خاص کے عام پر عطف میں سے ہےبراعتِ استھلال کی وجہ سے اوربیان کی نعمت کی بڑائی پر تنبیہ کرنے کے لیے جیسا کہ اللّٰہ تعالٰی کے اس فرمان میں اشارہ بھی کِیا گیا (انسان کو پیدا کیااور اسے بیان سکھایا۔

مِنْ کی ترکیب کا بیان

وَمِنْ الْبَیَانِ بَیَانٌ لِقَوْلِہٖ مَا لَمْ تَعْلَمْ

ترجَمہ:وَمِنْ الْبَیَانِ ماتن کے قول ما لم نعلم کا بیان ہے۔

ایک سُوالفدسوال اسکا جواب

من البیان چونکہ من کا بیان ہے اور مبین میں ابہام ہوتا ہے پھر اس ابہام کو دور کیا جاتا ہے پس گو کہ ابہام اصل اور بیان اسکی فرع ہوئی۔اصل پہلے اور فرع بعد میں ہونی چاہیے جبکہ یہاں فرع پہلے اور اصل بعد میں کیوں ہے؟

بیان کو مقدم کرنے کی وجہ

قُدِّمَ عَلَیْہِ رعَایَۃً لِلسَّجْعِ

ترجمہ:بیان کو مقدم کیا رعایتِ سجع کی وجہ سے

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام کا بیان

قولہٗ :وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ مَنْ نَطَقَ بِا الصَّوَبِ وَ اَفْضَلِ مَنْ اُوْتِیِ الحِکَمَۃَ

ترجمہ:اور درود ہوں ہمارے سردار پر درست بولنے والوں میں سے سب سے بہتر اور جن کو فصل ِ خِطاب دیا گیا ان میں سے سب سے افضل مُحَمَّد (عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ) پر

دُعاءٌ للشّارعِ المُقنِّ لِلقوَانِیْنَ الکُلِّیۃِ الّتِیْ ھِیَ عِلمُ الشّرَائِعِ
ترجمہ:دعا ہے قوانینِ کلیہ کے واضع شارع
کے لیے جو (یعنی قوانینِ کلیہ) علم ِشرائع
ہیں۔

اِشَارَۃٌ اِلٰی القوَانِینَ لِاَنّ الحِکمَۃَ ھِیَ عِلمُ الشّرَائِعِ عَلٰی مَا فُسّرَ فِیْ الکشّافِ
ترجمہ:حکمت سے مراد علمِ شرائع ہیں جیسا کہ تفسیر ِ کشّاف میں اسکی تفسیر کی گئی ۔

مَنْ اُوْتِیَ الحِکمَۃ لانے کی غرَض

وَ لَفْظُ اُوْتِیَ تَنْبِیْہٌ عَلٰی اَنّہٗ مِنْ عِنْدِرَبِّہٖ لَا نَفْسِہٖ
اور لفظ اُو۔تِیَ اس بات پر تنبیہ ہے کہ یہ (حکمت یا علم شرائع) اپنے رب کے پاس سے ہیں اپنی طرف سے نہیں ہے۔

فاعل کے زکر کو چھوڑنے کا بیان

وَ تُرکَ الفَاعِلُ لِاَنّ ھَذَا الفِعْلَ لَا یَصْلِحُ اِلّا اللّٰہ
اور فاعل کو ترک کیا گیا اس لیے کہ یہ فعل اللّٰہ ہی کے لیے ہو سکتا ہے۔

فصلِ خِطاب کا مشارٌالیہ کا بیان

وَفَصْلُ الخِطَابِ اِشَارَۃٌ اِلٰی المُعْجِزَۃِ لِاَنّ الفَصْلَ التّمْیِیْزُ وَیُقَالُ لِلکَلَامِ البَیّنِ فَصْلٌ بِمَعْنٰی مَفْصُوْلٍ فَفَصْلُ الخِطَابِ الْبَیّنُ مِنَ الکَلَامِ المُلَخّصِ الّذِیْ یَتَبَیّنُہٗ مَنْ یُخَاطَبَ بِہٖ وَلَا یَلْتَبِسُ عَلَیْہِ اَوْ بِمَعْنٰی فَاصِلٍ اَیْ الفَاصِلُ مِنَ الخِطَابِ الّذِیْ یَفْصِلُ بَیْنَ الحَقّ وَ البَاطِلِ وَلصّوَابِ وَ الخَطَاءِثُمّ

دَعَا لِمَنْ عَاوَنَ وَالشَّارِعُ فِیْ تَنْفِیْذِ الْاَحْکَامِ وَ تَبْلِیْغِهَا اِلٰی الْعِبَادِ بِقَوْلِهٖ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَصْلُہٗ اَهْلٌ بِدَلَالَۃِ اُهَیْلٍ خُصَّ اِسْتِعْمَالُہٗ فِیْ الْاَشْرَافِ وَمَنْ لَہٗ خَطَرٌ وَ عَنِ الْکِسَائِی سَمِعْتُ اَعْرَابِیاً فَصِیْحاً یَقُوْلُ اَهْلٌ وَاُهَیْلٌ وَاٰلٌ وَ اُوَیْلٌ الْاَطْهَارِ جَمْعُ طَاهِرٍکَصَاحِبٍ وَ اَصْحَابٍ وَ صَحَابَتِهٖ الْاَخْیَارِ جَمْعُ خَیِّرٍ بِالتَّشْدِیْدِ اَمَّ بَعْدُ فَلَمَّا کَانَ اَصْلُہٗ مَهْمَا یَکُنْ شَیْئٌ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ فَوَقَعَتْ کَلِمَۃُ اَمَّا مَوْقِعَ اِسْمٍ وَهُوَ الْمُبْتَدَاءُاَوْ فِعْلٌ هُوَ الشَّرْطُ وَ تَضَمَّنَتْ مَعْنَاهُمَا فَلِتَضَمُّنِهَا مَعْنٰی الشَّرْطِ لَزِمَتْهَا الْفَاءُ اللَّازِمَۃُ لِلشَّرْطِ غَالِباً وَ لِتَضَمُّنِهَا مَعْنٰی الْاِبْتِدَاَ لَزِمَهَا لُصُوْقُ الْاِسْمِ اللَّازِمِ لِلْمُبْتَدَاَ اِقْتِضَاءً لِحَقِّ مَا کَانَ وَاِبْقَاءً لَہٗ بِقَدَرِ الْاِمْکَانِ وَ سَیَجِیُٔ ل،هَذَا زِیَادَۃِ تَحَقُّقٍ

قَوْلُہٗ:هُوَعِلْمُ الْمَعَانِیْ وَ الْبَیَانِ وَ عِلْمُ تَوَابِعِهَا هُوَ الْبَدِیْعُ

ترجمہ:وہ علم معانی اور اسکے توابع کا علم ہے اور وہ (اسکے توابع) علم بدیع ہے

<u>(علمِ بلاغت کی فضیلت و اھمّیت کا بیان)</u>

قَوْلُہٗ:**مِنْ اَجَلِّ الْعُلُوْمِ قَدْرًاوَّاَدِّ قِهَا سِرًّا**

ترجمه:علوم میں سے بزرگی والا ھے قدر کے لحاظ سے اور دقیق ھے اسرار کے لحاظ سے

<u>اعتراض:</u>

ماتن کے علم بلاغت کو اجل العلوم کہنے پر اعتراض ہے اور وہ یہ کہ علم بلاغت سے بھی بڑے بڑے علوم ہیں

پھر اپ نے اس کو اجل العلوم کیوں کہا؟

قولہ: لا حاجۃ الیٰ تخصیص العلوم بالعربیۃ

ترجمہ: علوم کو عربی علوم کے ساتھ خاص کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سوال:"لا حاجۃ الیٰ تخصیص العلوم بالعربیۃ" کیو ں کہا؟

جواب:اس لیے کہ کسی نے جواب دینے کی کوشش کی تھی اور کہا کہ اگر عبارت میں وارد لفظ "علوم" سے علوم ِعربیہ مراد لے لیا جائے تو اس صورت میں اعتراض لازم نہیں آتا کیوں کہ علم الکلام ،علم الفقہ، علم التفسیر اور علم الحدیث علوم عربیہ میں سے نہیں ہیں بلکہ علوم شرائع میں سے ہیں۔

شارح کا اپنا جواب:

قولہ:لانہ لم یجعلہ اجل العلوم بل جعل طائفۃ من العلوم اجل مما سواھا و جعلہ من ھذہٖ الطائفۃ

ترجمہ:اس لیے کہ ماتن نے علمِ بلاغت کو علوم میں سے سب سے بڑا نہیں کہا بلکہ ماتن نے اپنے ما سوا علوم سے ایک اجل گروہ بنایااور (پھر)علم بلاغت کو اس گروہ میں سے بنایا۔

(جواب اول کی معیت میں جواب ثانی)

قولہ :مع ھذا ادعاء منہ" و کل حزب بما لدیھم فرحون" (الآیۃ)

ترجمہ:ساتھ اس بات کے کہ (علم بلاغت کو اجل العلوم کہنا)ماتن کی طرف سے دعویٰ ہے ۔ ہر گروہ جو اس کے پاس

ہے اس پر خوش ہے(ترجمۃالقرآن کنزالایمان)

ضمیر کے مرجع کا بیان

قولہ:اذبہ ای بعلم البلاغۃ و توابعھا

ترجمه:جبکه اسی کے ذریعے مراد علمِ بلاغت اور اسکے توابع کے ذریعے

حصر کا بیان

قولہ:لا بغیرہ من العلوم یعرف دقائق العربیۃ و اسرارھا

ترجمه:نه که اسکے علاوه کے ذریعے عرَبی (لغت)کے دقائق اور اسکے اسرار جانے جاتے هیں۔

ادق العلوم ھونے کی علت کا بیان

قولہ:فیکون من ادق العلوم سرًّاوبہ یکشف عن وُجُوہ الاعجازفی نظم القرْآن استارھا

ترجمه:پس علم بلاغت اسرار کے لحاظ سے علوم میں سے بهت باريك هے ۔اور اسی کے ذریعے نظمِ قرآنی میں اعجاز کے چهروں سے پردے هٹائے جاتے هیں۔

قولہ:فَیَکُوْنُ مِنْ اَجَلِّ الْعُلُوْمِ قَدْراً لِاَنّ المُرَادَ بِکشْفِ الاِسْتَارِمَعْرِفَۃٌ اَنّہٗ مُعْجِزٌ لِکوْنِہٖ فِیْ اَعْلٰی مُرَاتِب،البَلَاغَۃِ لِاِشْتِمَالِہٖ عَلٰی الدّقَائِقِ وَ الْاَسْرَارِ وَ الْخَوَاصِ الْخَارِجَۃِ عَنْ طَوْقِ الْبَشَرِیّۃِ وَ ھٰذِہٖ وَسِیْلَۃٌ اِلٰی تَصْدِیْقِ النّبِیّ عَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلَامُ فِیْ جَمِیْعِ مَا جَاءَ بِہٖ لِیَقْتَفِیْ اَثَرُہٗ فَیُفَازَ بِالسّعَادَاتِ الدُّنِیْوِیّۃِ وَ الْاُخْرَوِیّۃِفَیَکُوْنَ مِنْ اَجَلِّ الْعُلُوْمِ لِکوْنِ مَعْلُوْمِہٖ مِنْ اَجَلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ وَغَایَتُہٗ مِنْ اَشْرَفِ الْغَایَاتِ وَ جَلَالَۃُ الْعِلْمِ بِجَلَالَۃِالْمَعْلُوْمِ وَ غَایَتِہٖ۔

ترجمہ:پس علمِ بلاغت بزرگی والا ہے قدر کے لحاظ سے
اس لیے کہ پردوں کے اٹھائے جانے سے مراد (یہ) معرفت
ہے کہ قرآن معجز ہے بلاغت کے سب سے بلند مرتبے
میں ہونے کی وجہ سے اور ان باریکیوں اور اسرار پر
مشتمل ہونے کی وجہ سے جو بشر کی طاقت سے خارج
ہیں۔اور اس چیز کی پہچان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی تمام باتوں میں تصدیق کی طرف وسیلہ ہےجو آپ
(علیہ الصلوٰۃ والسلام) لائے۔